ہے بہار منتظر

دانیہ آفرین

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

افسانہ

دانیہ آفرین

ہے بہار منتظر

جس طرح والدین اولاد کی تکلیف پر تڑپتے ہیں۔ اُسی طرح اولاد بھی والدین کا درد برداشت نہیں کر سکتی۔ بیٹیاں تو ویسے بھی نازک دل کی ہوتی ہیں۔ زندگی پر چھائے کالے بادل ان کے اندر حبس کا سا ماحول پیدا کر دیتے ہیں اور پھر اشکوں کی بارش شروع ہو جاتی ہے جو......

اکثر صبر کی راہوں کے مسافر
بلند حوصلے والے
تھکنے لگتے ہیں
وقت کے تیز بھاؤ میں بہہ کر
سوچوں کی گتھیوں میں الجھ کر
بے بس ذہن لیے
اشکوں کے مخلص ساتھی بن کر
حساسیت میں پس جاتے ہیں

''بعض دفعہ ہم ایسے حالات سے گزرتے ہیں کہ زندگی کو بھی اس کا ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتے، ہم مجبور ہوتے ہیں یا کمزور یہ جاننے سے قاصر ہوتے ہیں مگر بے سکون ضرور ہوتے ہیں۔''

جائشہ نے ایک گہری سانس خارج کر کے اپنا قلم روکا اور ڈائری کو بند کر دیا۔

ڈائری کے بے آواز صفحے ہمارا غم تو کم نہیں کر سکتے مگر ہمارے ساتھ غم گسار ضرور بن سکتے ہیں اور قلم اور صفحے انسانوں کی طرح بے حس نہیں ہوتے جو انہیں دوست سمجھ کر اپنی روداد سناتا ہے اسے وہ تا حیات اپنے پاس محفوظ رکھتے ہیں۔

جائشہ کی بھی غم گسار اس کی ڈائری تھی۔

☆......☆......☆

''مجھے معاف کر دو مریم۔ اس دن نجانے مجھے کیا ہو گیا تھا۔'' شرمندگی سے اس نے کہا۔

جائشہ تم اس طرح سب کو کھو دو گی، آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟'' مریم نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

''کچھ پرابلمز ہیں میری۔'' زمین کو تکتے ہوئے اس نے جواب دیا۔

''تمہاری پرابلمز نجانے کتنوں پر اثر انداز ہو رہی ہے۔''

یہ کہہ کر مریم آگے بڑھی۔

جائشہ مریم کو دور تک جاتے ہوتے تکتی رہی، مریم نے اس کی پریشانی جاننے کی کوشش نہیں کی تھی۔

جائشہ بھی سوچوں کو جھٹک کر تھکے تھکے قدموں سے کلاس روم کی طرف بڑھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

☆......☆......☆

نیو ایئر کی رات تھی، فائر ورکس کی آوازیں گونج رہی تھیں، آسمان خوبصورت رنگوں میں نہایا ہوا تھا لوگ ایک دوسرے کو نئے سال کی آمد کی مبارک باد دے رہے تھے مگر وہ تنہا کمرے میں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی۔

جائشہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھی۔ شعور کے دور سے گزرتے ہوئے اس کے دل میں یہ بات شدت سے شور مچاتی تھی کہ کاش کوئی ہوتا جو اس کی تنہائی کا بانٹتا اس کے ماں باپ کا سہارا بنتا۔ اس کی آنکھ اپنی ماں کی آہوں اور کراہوں سے کھلتی تھی۔

باپ کا درد سے نکلنا اسے بے سکون کر دیتا تھا۔ رات کے 3 بجے وہ اپنی ماں کو ہسپتال نہیں لے کر جا سکتی تھی۔ اپنے ابو کی جگہ کام پر نہیں جا سکتی تھی، ماں کی دوائیں لینے شہر سے دور نہیں جا سکتی تھی، وہ لڑکا نہیں بن سکتی تھی، بس اپنی بے بسی پر رو سکتی تھی۔

جائشہ نے اپنے آنسو کو صاف کیا اور ایک نظر صحن میں لیٹے اپنے بیمار ماں باپ پر ڈالی اور پھر

Downloaded From Paksociety.com
READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

آنکھیں موند کر لیٹ گی۔

جس طرح والدین اولاد کی تکلیف پر تڑپتے ہیں۔ اُسی طرح اولاد بھی والدین کا درد برداشت نہیں کر سکتی۔

بیٹیاں تو ویسے بھی نازک دل کی ہوتی ہیں زندگی پر چھائے کالے بادل ان کے اندر حبس کا ساماحول پیدا کر دیتے ہیں اور پھر اشکوں کی بارش شروع ہو جاتی ہے جوارد گرد تو ہلکا سا ارتعاش پیدا کرتی ہے مگر اشک بہانے والے کے اندر طوفان برپا کر دیتی ہے۔

اشک ہی تو ہوتے ہیں جن پر نازک معصوم کلیوں کا اختیار ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

''جائشہ جائشہ!!''

امی کی آواز پر اس نے چونک کر کتاب بند کی اور کمرے سے باہر نکلنے لگی۔ اتنے میں امی وہیں چلی آئی۔

''جائشہ چائے بنا دو شاذ آیا ہے تمہارے ابو کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے۔'' امی نے ہانپتے ہوئے کہا دمہ کی وجہ سے چند قدم چلنے سے ہی ان کا سانس پھولنے لگتا تھا۔

''جی امی میں لاتی ہوں چائے۔'' جائشہ نے پُرسوچ انداز میں کہا اور کچن میں آ گئی۔

چائے اور بسکٹ ٹرے میں رکھ کر سر پر اچھی طرح دوپٹہ سیٹ کر کے وہ صحن میں آ گئی چائے کے کپ شاذ اور ابو کو دے کر وہ بھی وہیں کونے میں بیٹھ گئی۔

شاذ، محمد احمد (جائشہ کے والد) کا بھتیجا اور اس کا منگیتر تھا وہ آج چاچا سے کسی کام کے سلسلے میں ملنا آیا تھا۔

''اچھا چاچا اب میں چلتا ہوں۔'' چائے کا کپ ٹرے میں رکھ کر احمد صاحب سے اللہ حافظ کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''سنیے یہ سارہ کو دے دیجیے گا۔'' جائشہ بھی اس کے پیچھے چلی آئی اور ہاتھ میں پکڑا شاپر اس کی طرف بڑھا دیا۔

''وہ مجھے آپ سے بات کرنی ہے؟'' اس نے اٹکتے ہوئے کہا۔

''خیریت؟'' شاذ چونکا۔

جی خیریت ہے مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔''

جائشہ نے نظریں جھکائے بغیر کی کہا۔

''ٹھیک ہے میں تمہیں رات میں کال کرلوں گا۔'' شاذ نے اس پر ایک سنجیدہ نگاہ ڈالی اور باہر نکل گیا۔

☆......☆......☆

''بولو کیا بات ہے؟'' اس نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''شاذ وہ۔'' کہتے کہتے وہ رک گئی۔

جائشہ کیا بات ہے بولو بھی۔'' شاذ نے جھنجھلا کر کہا۔

اس نے ہمت مجتمع کی اور تیز دھڑکتے دل کے ساتھ لبوں کو جنبش دی۔

''میں چاہتی ہوں ہمارا نکاح ہو جائے۔''

جائشہ نے ایک لمبی سانس لبوں سے خارج کی اپنی انا کو روندنا کسی بھی لڑکی کے لیے آسان نہیں ہوتا۔

''جب شادی ہو گی تو ظاہر ہے نکاح بھی ہونا ہی ہے۔'' شاذ نے لاپرواہی سے کہا۔

''میں چاہتی ہوں ہمارا نکاح پہلے ہو جائے۔'' جائشہ نے 'پہلے' پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔'' شاذ اس کے اچانک نکاح کے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو
  ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

مطالبے پر ٹھٹکا تھا۔
''کیوں؟'' جائشہ نے اس کا دہرایا۔
شاذ مجھے اور میرے والدین کو سہارے کی ضرورت ہے جو آپ ہی دے سکتے ہیں۔'' آنکھوں سے نمکین پانی اس کے رخساروں پر ٹپ ٹپ گر رہا تھا، کتنا دشوار تھا اس کے لیے یہ سب کہنا۔
''کیسا سہارا؟'' شاذ نے ناسمجھی سے پوچھا۔
''امی ابو کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی مجھ سے اکیلے نہیں سنبھل رہا سب کچھ مجھے آپ کے ساتھ کی ضرورت ہے۔'' جائشہ نے اپنی بات سمجھائی۔
''میں ہوں تو صحیح۔ جو بھی کام ہو بول دیا کرو اس میں اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے یہ سب تو بغیر نکاح کے بھی ممکن ہے۔ شاذ نے اپنے طور حل دیا۔
''شاذ، بغیر نکاح کے بہت سے کام کر سکتے ہیں آپ مگر سب کچھ نہیں، مجھے کالج سے اکثر اکیلے آنا پڑتا ہے ابو اپنے جوڑوں کے درد کی وجہ سے مجھے لینے نہیں آسکتے، اور پھر بغیر نکاح کے آپ وقت بے وقت میرے گھر نہیں آسکتے بھلے ہی آپ ابو کے بھتیجے ہوں میرے منگیتر ہوں مگر ایک حدود کی دیوار ہمیشہ قائم رہے گی۔
اس گھر کو ایک مرد کا سہارا چاہیے جو امی بابا کا حقیقی بیٹا بنے۔'' آنکھوں میں نمی لیے اس نے کہا۔
''جائشہ تم جانتی ہو میری دو بہنیں غیرہ شادی شدہ ہیں۔ میں ابھی اپنی شادی نہیں کر سکتا۔''
''شادی نہیں بس نکاح۔'' جائشہ نے اس کی بات کاٹی۔
''نکاح بھی نہیں کر سکتا۔'' شاذ نے دوٹوک انداز میں کہا۔ شاذ کے انکار پر جائشہ کے جسم کی لرزش اور بڑھ گئی تھی۔ سن دماغ کے ساتھ وہ دیوار کا سہارا لے کر نیچے بیٹھ گئی۔
''جائشہ کوئی بھی کام ہو بتا دینا میں آجاؤں گا۔'' شاذ اسے تسلیاں دے رہا تھا مگر وہ سن کب رہی تھی موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔ گھٹنوں میں سر رکھے وہ سسک رہی تھی اپنی انا وخودی کی پامالی پر، مان ٹوٹنے پر، اپنی بے بسی پر۔''

☆......☆......☆

چڑیوں کی چہچہاہٹ چار سو پھیلی ہوئی تھی۔ پرندے آسمان پر اڑتے بے فکر لگ رہے تھے۔ ان کو نا رسم رواج کی پروا تھی نہ معاشرے کا ڈر تھا۔ ان کی اپنی ہی دنیا ہے جو ہم انسانوں کی دنیا سے بہت مختلف ہے۔
ہم نے اپنے لیے بہت سے ایسے اصول بنا رکھے ہیں جن سے کچھ حاصل نہیں۔ انسان کو دوسرے انسان کو نفع پہنچانے کے لیے بنایا گیا ہے مگر ہم قدرت کے اصولوں پر کم اپنے خود ساختہ اصولوں پر عمل پیرا ہیں۔''
''جائشہ، جائشہ۔''
اپنے عقب سے آتی امی کی آواز پر وہ چونکی تھی۔
''بیٹا کب سے یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو؟'' امی بمشکل سیڑھیاں چڑھ کر چھت پر اس کے پاس آگئیں۔''
''امی آپ اوپر کیوں آگئی میں بس نیچے آنے ہی والی تھی۔'' اس نے شرمندگی سے کہا اور کرسی ان کے آگے کر دی۔
''بیٹا کب سے تمہیں آوازیں دے رہی تھی مگر پتا نہیں تم کن سوچوں میں گم تھیں، کوئی پریشانی ہے کیا؟'' امی نے اس کے چہرے کو کھوجتے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہوئے پوچھا۔

''ن......نہیں، امی کوئی پریشانی نہیں ہے میں بس ایسے ہی کھڑی تھی۔'' جائشہ نے سنبھل کر کہا۔

''بیٹا میں یہ کہنے آئی تھی کہ شمسہ نے ہمیں جلدی آنے کا کہلوایا ہے، تم عید والا جوڑا پہن لو اور ذرا ڈھنگ سے تیار ہو جانا سسرال ہے۔''

وہ جو امی کی بات خاموشی سے سن رہی تھی سسرال لفظ پر لب بھینچ کر رہ گئی۔ یہ دنیا اور اس کے رسم و رواج دل ہو یا نا ہو مگر مجبوراً انسان کو بھرم رکھنا پڑتا ہے۔''

آج جائشہ کی نند سارہ کا نکاح تھا ہونے والی بہو ہونے کی وجہ سے اسے جلدی بلایا گیا تھا۔ اس رکھ رکھاؤ پر اس کا دل جل کر رہ گیا تھا۔

''جی امی۔'' اس نے آہستگی سے کہا پھر وہ دونوں نیچے آ کر تیاری میں لگ گئیں۔

☆......☆......☆

تایا جی کے گھر میں ہر سو ایک رونق سی بکھری ہوئی تھی۔ سب کزنز سارہ کو گھیرے بیٹھے تھے۔ جائشہ خاموشی سے بیٹھی سب کے ہنستے مسکراتے چہرے دیکھ رہی تھی۔

''جائشہ تمہیں چھوٹی مامی سعید ماموں (جائشہ کے تایا) کے کمرے میں بلا رہی ہیں۔'' وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب حرا (پھوپھو کی بیٹی) نے امی کا بلاوا دیا۔

وہ وہاں سے اٹھ کر تایا جی کے کمرے کی طرف آ گئی۔ کمرے میں امی ابو، تایا جی اور تائی بیٹھی ہوئی تھیں۔

''امی آپ نے مجھے بلایا تھا۔'' اس نے امی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

''آؤ بیٹا یہاں آ کر بیٹھو، تایا نے پیار سے بلایا اور اپنے برابر میں بٹھا لیا۔

''جائشہ بیٹا شاذ چاہتا ہے کہ آج سارہ کے نکاح کے ساتھ ساتھ تم لوگوں کا بھی نکاح ہو جائے، ہم سب اس کے فیصلے پر رضا مند ہیں۔''

ابو کی بات پر جائشہ نے انہیں بے یقینی سے دیکھا تھا ابو کے چہرے پر چھائی خوشی دیکھ کر اسے اپنی بصارت پر یقین کرنا پڑا تھا۔ بیٹی کا باپ جتنا اپنی بیٹی کی شادی کے دن خوش ہوتا ہے اتنا کبھی نہیں ہوتا۔

''بیٹا تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟'' تایا جی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔ جائشہ نے ایک نظر امی کو چمکتی آنکھوں میں دیکھا پھر نفی میں سر ہلا دیا۔

تایا اور ابو قاضی صاحب سے بات کرنے اور دیگر معاملات طے کرنے باہر چلے گئے۔

تائی اور امی اسے تفصیل بتا رہی تھیں کہ رخصتی انا (دوسرے نمبر کی نند) کی شادی کے ساتھ ہو گی وہ دونوں اور بھی کچھ بتا رہی تھیں مگر اسے ہوش کہاں تھا۔

وہ تو کسی خواب کی سی کیفیت میں تھی۔ کب قاضی صاحب آئے اور کب اس نے نکاح نامے پر سائن کیے وہ ٹرانس کی سی کیفیت میں تھی سر جھکائے سن دماغ لیے بیٹھی تھی۔

دروازے کی چرچراہٹ ہے اس کے بے جان وجود میں حرکت پیدا کی چرچراہٹ نے اس کے بے جان وجود میں حرکت پیدا کی تھی۔ انجانے سے احساس کے ساتھ اس نے اپنا سر جھکا لیا۔

''جائشہ!!'' شاذ نے اسے پکارا۔ اس نے جائشہ سے کچھ دیر تنہا بات کرنے کے لیے بڑی مشکل سے اجازت لی تھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

''مبارک ہو جان شاذ۔'' اس نے بڑے جذب کے ساتھ اسے مبارک باد دی۔ جائشہ نے اس کے انداز پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

''حیران ہو؟ خواب لگ رہا ہے نہ؟'' مگر دیکھو یہ حقیقت ہے۔ اس نے شرارت سے جائشہ کے بازو پر چٹکی کاٹی۔

''آہ!'' جائشہ نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے اسے غصے سے دیکھا، بچپن میں وہ اکثر اسے ایسے ہی تنگ کرتا تھا۔

''تمہاری آنکھوں میں موجود سب سوالوں کے جواب دوں گا۔''

اس رات تمہاری باتوں پر میں نے بہت سوچا پہلے تو میں تمہارے اس مطالبے پر حیران ہوا تھا مگر پھر بہت سوچنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا کہ تمہیں واقعی میرے ساتھ کی ضرورت ہے۔ تم نے اپنی انا کو ایک طرف رکھ کر یہ مطالبہ ایسے ہی نہیں کیا۔ ہم لوگوں نے اپنے ہی عجیب اصول بنا رکھے ہیں۔

اسلام میں ایسا نہیں ہے کہ بہنوں کی شادی نہ ہو تو بھائی بھی نہ کرے بہنوں کے انتظار میں اپنا ایمان بھی مکمل ہونے سے باز رکھے۔ جب لڑکا بالغ ہوا تنا ہی کما تا ہو کہ اپنے عیال کو بھوکا نہ رکھے تو پھر شادی میں دیر کیسی۔

عجیب رسم و رواج ہیں ہمارے معاشرے کے ہم لوگوں کی باتوں سے ڈرتے ہیں اور دینی احکامات سے منہ موڑتے ہیں۔

اسلام نے زندگی گزارنے کے ہمیں آسان اصول بتائے ہیں مگر ہم خود اپنی زندگیوں کو کٹھن بنانے پر تلے ہوئے ہیں میں نے بہت سوچ بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہمیں نکاح ہی نہیں جلد شادی بھی کر لینی چاہیے۔

ہماری بات بچپن میں طے ہے تو شادی بچپن میں کیوں کریں۔'' شاذ نے اس کی ناک دبا کر ایک بار پھر شرارت کی۔

''کیا مسئلہ ہے آپ کو؟'' جائشہ نے اسے گھورا۔

''اچھا بابا سوری، تمہیں پتا ہے تمہارے خاطر مجھے امی کو منانے کے لیے بہت پاپڑ بیلنے پڑے ہیں۔'' شاذ نے چہرے پر مظلومیت سجا کر کہا۔

''احسان نہیں کیا ہے آپ نے۔'' اس نے مصنوعی غصے سے کہا۔ دل کا بوجھ ہلکا ہونے کے بعد وہ خود بھی ہلکا پھلکا محسوس کر رہی تھی۔

''ہاہا واقعی احسان ہم نے نہیں آپ نے کیا ہے اتنا اچھا آئیڈیا دے کر۔'' اس نے شوخی سے کہا۔

''میں نے بس ارادہ کیا اور اللہ نے مجھ پر کرم کر دیا۔ سارہ کے سسرال والوں نے شادی کی تاریخ مانگ لی، انا کا بھی رشتہ طے ہو گیا اب مجھے انا کی شادی کے بے صبری سے انتظار ہے آخر بہن کی شادی کے ساتھ ساتھ اپنے سہرے کے پھول بھی تو کھلنے ہیں۔''

شاذ نے شوخی سے کہا۔ جائشہ اس کی بات پر دل سے مسکرائی تھی۔

''ایسے ہی مسکراتی رہا کرو، اور فکر نہیں کرو شادی کے بعد چاچا چاچی کو ہم اپنے ساتھ رکھیں گے۔''

شاذ نے اس کا ہاتھ تھام کر یقین دلایا۔ جائشہ نے اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھ دیا تھا۔ آج وہ بے انتہا خوش تھی کانٹوں بھری راہ سے گزر کر وہ تھک گئی تھی۔ مگر اب شاذ کی سنگ بہار اس کی منتظر تھی۔

☆☆......☆☆

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY